Aurangzaib Yousufzai – April 2017 اورنگزیب یوسفزئی- اپریل 2017

سلسلہ وار موضوعاتی تراجم کی قسط نمبر40

Thematic Translation Series Installment 40

(English/Urdu)

قصہِ یوسف وزلیخا ۔ قرآنِ حکیم کے ادبِ عالی کے اسلوب میں

The Tale of Joseph and Zuleikha – as per Quran's literary narrative

English Text follows the Urdu one.

رومانٹک کہانیاں انسان کے لیے عموماً کشش انگیز ہوتی ہیں۔ پھر اگر ایسا رومانس کسی صحیفے میں پایا جائے اور اللہ کے کسی برگزیدہ رسول سے وابستہ کر دیا گیا ہو، تو لذّت اور تقدس کی یہ آمیزش تصور کی ایسی احمقانہ منزلوں تک لے جاتی ہے جہاں انسان عقل اور سوچ و فکر کو خدا حافظ کہہ دیتا ہے۔ ایسی ہی رومانوی کشش کو تقدس کے ساتھ انگیز کرتے ہوئے انسانوں کی معصوم اکثریت کو بآسانی بہکانے کا کام بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور یہی گمراہی "حسنِ یوسف" کے فرضی تناظر میں حضرت یوسف کی کہانی کی ایک امپورٹ کردہ صورت کے ذریعے پھیلائی گئی ہے، جسے من گھڑت مواد کی آمیزش کے ساتھ پیش کرتے ہوئے عرب ملوکیت نے قرآن کے معانی کو ان کے بلند درجہِ حکمت و دانش سے ایک نہایت کمتر درجے پر گرا دینے کا مذموم مقصد پورا کر لیا تھا۔ قرآنِ حکیم کی سورۃ یوسف میں اقتدار کی جن غلام گردشوں کے پسِ منظر میں حضرت یوسف کی اعلیٰ اصولی زندگی اور عروج کی منزلوں کے حوادث سے پُرسفر کے بارے میں جو معنی خیز نشاندہی کی گئی ہے وہ اپنی نوعیت میں تو حق و باطل کی جنگ کا ایک منفرد اور نصیحت آموز اسلوب ہے، لیکن ملوکیتی دست بُرد کے نتیجے میں عمومی کہانی جو زبانِ زدِ خاص و عام ہے۔۔۔۔ اور جو ہماری قدیمی ملوکیتی تفاسیر سے اخذ کی گئی ہے۔۔۔۔ اور جس کی مطابقت میں ہمارے تمام حاضر تراجم ہمارے سامنے موجود ہیں،،،،،، وہ مجموعی اور متفقہ طور پر داستان طرازی کی اور ہی شکل پیش کرتی ہے اور اس طرح بیان کی گئی ہے:-

"""" حضرت یوسف ابھی لڑکپن ہی میں تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ١١ ستارے اور سورج اور چاند انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ خواب اپنے والد حضرت یعقوب کو سنایا تو انہوں نے مستقبل میں حضرت یوسف کے بلند مقام کا ادراک کر لیا۔ لیکن ساتھ ہی تاکید بھی کر دی کہ یہ خواب اپنے سوتیلے بھائیوں کو مت سنانا کیونکہ وہ تمہارے مقام و مرتبے کے باعث حسد اور دشمنی پر اُتر آئیں گے۔ بعد ازاں بھائیوں نے جب حضرت یوسف کے ساتھ والد کا بڑھتا ہوا پیار اور حسنِ سلوک دیکھا تو وہ اپنے دلوں میں از حد تعصب پالنے لگے۔ والد کی توجہ اپنی جانب مائل کرنے کے لیے

انہوں نے متفقہ طور پر حضرت یوسف کا خاتمہ کرنے کی ٹھان لی۔ بہانے بازی سے والد پر زور ڈال کر انہیں اپنے ساتھ دور کے ایک سفر پر لے گئے اور وہاں کسی ویرانے میں آپ کو تنہا بے یار و مددگار ایک کنویں میں پھینک آئے۔ والد کو ان کی خون آلود قمیص پیش کر کے یقین دلایا کہ انہیں بھیڑیا کھا گیا ہے۔ دوسری جانب ایک کارواں نے کنویں سے پانی نکالنے پر حضرت یوسف کو اُٹھالیا اور مصر پہنچ کر غلام کے طور پر اونے پونے فروخت کر دیا۔ بادشاہ کے دربار کے ایک بڑے آدمی نے آپ کو خرید لیا اور آپ کے چہرے بشرے سے آپ کی عظمت پہچانتے ہوئے اپنی بیوی کو آپ کی عزت سے پرورش اور تربیت کرنے کے احکامات جاری کیے۔ جب آپ جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہامی علم و دانش عطا کیا اور آپ خوابوں کی تعبیر بتانے کے علم پر بھی حاوی ہو گئے۔ اس دوران اُس بڑے آدمی کی زلیخا نامی بیوی آپ کی "خوبصورتی" پر فریفتہ ہو گئی اور آپ کو اپنے جال میں پھنسانے کے لیے ترغیبِ گناہ دیتی رہی۔ آپ اپنے کردار کی پاکیزگی کے باعث اس سے خود کو بچاتے رہے۔ یہاں تک کہ تنگ آکر زلیخا نے آپ پر دست درازی کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے جانے پر، انتقامی کاروائی کے طور پر، اُلٹا آپ پر زیادتی کی کوشش کا الزام لگا دیا۔ اگرچہ کہ قمیص کا دامن دبر کی جانب سے پھٹا ہوا پائے جانے سے آپ کی بے گناہی ثابت ہو گئی لیکن پھر بھی بڑوں کی سیاست کے پیشِ نظر اسی میں عافیت سمجھی گئی کہ آپ کو کچھ عرصے کے لیے قید میں ڈال دیا جائے۔ اسی دوران شہر کی عورتوں میں زلیخا کے کردار پر چے مے گوئیاں شروع ہو گئیں۔ اس کے سدباب کے لیے زلیخا نے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے شہر سے خاص خاص عورتوں کو دعوت پر بلایا۔ ان کے ہاتھوں میں تیز چھریاں پکڑا دیں۔ اور حضرت یوسف کو ان کے سامنے جانے کا حکم دیا۔ آپ کے "حسنِ بے مثال" کو دیکھ کر یہ عورتیں ششدر رہ گئیں اور آپ کو فرشتہ باور کرتے ہوئے عالمِ بے خودی میں چھریوں سے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے۔ اس پر زلیخا نے انہیں جتلایا کہ دیکھا، یہ ہے وہ جس کے بارے میں تم مجھ پر الزام لگاتی تھیں۔ میں نے اسے اپنی جانب آمادہ کرنا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ ڈٹا رہا۔ لیکن اب اگر یہ میری نہیں مانے گا تو اسے قید میں ڈال دیا جائے گا جہاں یہ ذلیل و خوار ہو گا۔ اس پر حضرت یوسف نے گناہ پر آمادہ ہونے کی بجائے قید میں جانے کو ترجیح دی۔ اور آپ کے سخت موقف اور استقامت کو بھانپتے ہوئے یہی فیصلہ کیا گیا کہ آپ کو جیل میں ڈال دیا جائے۔"""

آپ کی اس داستان میں اس سے آگے کے واقعات بھی بیان فرمائے گئے ہیں، لیکن ہمارا موضوع بس یہاں تک کا وضع کردہ دیومالائی افسانہ ہے جسے حقیقی قرآنی تناظر میں، بیرونی ملاوٹوں سے پاک کرتے ہوئے، ایک عقلی ترجمے کی رُو سے قرآن کے حقیقی ادبی اسلوب میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مقصد یہی ہے کہ قرآن کے چہرے پر لگائے گئے داغوں کو دھو کر موجودہ ترقی یافتہ دور میں اس کی الہامی روشنی سے فیض حاصل کرنا آسان کر دیا جائے۔ یاد رہے کہ اس ملاوٹی کہانی کا اصل ماخذ قرآن نہیں بلکہ عہد نامہ قدیم کی کتابِ پیدائش سے اخذ کی گئی تفسیر ہے[39/1-20] ۔

ترجمے سے قبل ایک غلط فہمی دور کر دی جائے تو بات سمجھ میں بآسانی آجائیگی۔ جہاں بھی "قالت" سے بات شروع ہوتی ہے وہاں "قالت" واحد مونث ماضی کا صیغہ ضرور ہے۔ لیکن یاد رہے کہ مونث کا صیغہ عربی میں کسی بھی مردوں کی پارٹی، جماعت یا گروپ کے لیے بھی استعمال ہوا کرتا ہے۔ اس لیے ضروری نہیں کہ یہاں کوئی عورت ہی حضرت یوسف سے کچھ کہہ رہی ہو۔ دوسرے یہ کہ عبارت میں ایک جگہ "ذلک" کی بجائے "ذلکنّ"

آیا ہے۔ اور ذلک کے کافِ خطاب کا "کُنّ" کی شکل میں آنے سے مراد ہے کہ خطاب یا تو جمع مونث سے کیا جا رہا ہے یا کسی مردوں کے گروپ یا جماعت سے کیا جا رہا ہے۔ یہاں سیاق و سباق میں مردوں کے گروپ یا جماعت سے ہی خطاب ہے جسے تمام نئے و پرانے تراجم میں افسانوی رنگ دینے کے لیے عورتوں سے تعبیر کر دیا گیا ہے۔ یہ خالص ٹیکنیکل نکات ذہن میں رہے تو درج ذیل راست ترجمہ قبول کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ باقی نہیں رہے گی۔ نیز بیانیے کے اواخر میں لفظ "یدعوننی" کا استعمال بالآخر جمع مذکر کے صیغے کے ذریعے کہانی میں ملاوٹ کا پردہ مکمل طور پر چاک کر دیتا ہے کیونکہ یہاں سے یہ واضح ہو کر سامنے آ جاتا ہے کہ اپنی طرف بلانے یا دعوت دینے والے صیغۂِ جمع مذکر کے حامل مرد ہی تھے۔ البتہ فاضل دانشوران کی رائے کا منتظر رہوں گا۔

Romantic narratives usually have an intrinsic appeal for man. And if that romance is exhibited in a divine Scripture and is linked with an exalted Prophet, the combined taste of pleasure and holiness offers a stupefying flight of thought and perception which may renders human intellect indefinitely dormant. Such romantic attraction when laced with the mixture of divine sanctity can be used as an easy instrument for deceiving the innocent masses. The same deception in the crooked description of "the unmatched and haunting beauty of Prophet Joseph" has been widely propagated through a version of his biography which is directly imported from out of Quran sources . By misinterpreting this divine text with the mixture of lengthy fabricated details, the target of relegating Quran's status from its highest pedestal of wisdom and intellect had been successfully achieved by early Umayyad despots of Arabia. The way the gradual elevation of Joseph in his journey to wisdom and authority has been narrated in Quran in the background of the power politics of his time, explicitly signifies his noble character and the pursuit of a highly principled ethical life and career. It is a unique and inspiring lesson with regard to the clash of right against wrong in an utterly foreign and hostile environment. On the contrary, the fabricated popular story widely known to people from all walks of life, which is a result of despotic regimes' proliferation, and which is found in almost all of our inherited interpretations/translations, presents a diametrically opposite but generally accepted mythical tale thereof which goes like this :-

"""Prophet Joseph was still in his teens when he dreamt of eleven stars as well as Sun and Moon bowing down to him in submission. He narrated this dream to his father, the Prophet Jacob, upon which he had a presentiment of Joseph's exalted status in the coming days. He admonished him not to disclose the dream to his step brothers who were supposed to harbor enmity against him due to their known bias. Later on, when the brothers noticed the excessive love and closeness of their father with Joseph, their bias

started growing. To divert their father's attention towards them they, in consultation with each other, decided to do away with Joseph. For this purpose they persuaded their father to allow them to take Joseph along on their excursion to a distant land where they, at last, threw him into a desert well and returned home. To their father they regretted their negligence on account of Joseph and produced his shirt smeared with blood to convince him that Joseph has been killed by a wolf. At the other end, a caravan had a sojourn near the distant well and while pulling water out of it they found Joseph there and pulled him out. They sold him cheaply upon reaching Egypt. An influential man from King's court purchased him and acknowledging his promising looks and splendid personality directed his wife to raise him in an elegant and dignified way. Upon reaching puberty, he was endowed with divine wisdom and knowledge, and gained mastery over the art of interpreting dreams. Meanwhile, the lord's wife named Zulekha got madly attracted towards his beauty and kept luring him towards herself for an intimate relationship. Joseph remained steadfast and pious. Annoyed with his indifference Zulekha advanced towards him physically and on getting caught red-handed, put the blame on Joseph of exceeding his limits with her. Although upon investigation Joseph's shirt was found torn from behind, which absolved him of the allegations of complicity, still it was recommended in the meeting of the elders that he be sent to prison to hush up the issue. In the meantime, the news of the occurrence leaked out and the women from the elite circle started gossiping about Zulekha's conduct. So she cooked up her diplomacy so as to make them hold their tongues. She invited those women to a sumptuous dinner and after making them sit comfortably handed over a sharp knife to each one of them. Then she ordered Joseph to appear in their presence. His unparalleled beauty made them senseless and assuming Joseph as some angel from the skies, in a trance of self neglect, they injured their fingers with the knives. Thereupon Zuleikha got herself in a position to successfully defend and justify her lustful devotion towards Joseph. Now, she said, if he didn't submit to her wishes, he will be imprisoned where he will be utterly humiliated. However, Joseph preferred imprisonment over a sinful life. Perceiving his steadfastness they decided to send him to prison for the time being"'".

Other episodes of Joseph's biography continue further in the text of the Verse "Yousef", but our theme here focuses only on the fabricated myth reproduced above which needs to be re-presented in the real Quranic perspective by purifying it from external interpolation and converting into

the true literary style of Quran. The underlying purpose is nothing but to make it easy on a global level to benefit from the divine light of Quran by washing its smeared face. It must be kept in mind that the source of this adulterated myth is not Quran but those interpretations (Tafaseer) of it that have been derived from the Book of Genesis of the Old Testament (39/1-20).

Before we embark on our translation, to make its comprehension easy, a misunderstanding must be removed in the first instance. Wherever a sentence starts with "Qaalat"(قالت), it does represent a third person, feminine, past form; but it must be remembered that the same feminine form is also used in Arabic language for a group, party of males, or an institutional body or community. Therefore, it is not implied here by this word that a woman is saying something to Joseph. Another point is the word "Zaalikunna"(ذلکن) used in place of "Zaalika"(ذلک) in the text. When the Kaaf of Khitaab (کافِ خطاب) in Zaalika is used in the form of "Kunna", it means that either a plural feminine group is being addressed, or a group or party of males is addressed. In the context here the address is made to a group or party of males which, in order to distort the meaning and give it a mythical form, is converted into women in all of our old and modern Quranic Interpretations/translations. These purely technical points , if kept in view, would lead to an unhesitating acceptance of the strict translation now presented. Apart from the above, the use of "Yad'oonani" (یدعوننی) in the last part of Quranic text, which is purely a form of third person, masculine, plural, is sufficient alone to offset the negative inference of any feminine involvement in the narrative. I'll still be waiting for the expert opinion of learned scholars of Quran.

Chapter Yousuf: Verses 2-35

سورۃ یوسف آیات 2 سے 35 تک

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ (١) إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (٢)

یہ اُس واضح اور روشن کتاب کی آیات ہیں جسے ہم نے در حقیقت ایک فصیح و بلیغ مطالعے کے طور پر پیش کیا ہے تا کہ تم سب اپنی عقل و ذہانت استعمال کر سکو۔

These are the Verses from a detailed and specific Book which We have presented as a vivid and elaborate study material in order for you to use your intellect.

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ وَإِن كُنتَ مِن قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ (٣)

یہ قرآن جو ہم نے تمہیں وحی کیا ہے اسی کی وساطت سے ہم تمہارے لیے خوبصورت انداز میں ایسے واقعات بیان کرتے ہیں جن سے تم ما قبل میں لاعلم تھے۔

By revealing to you this Quran, we recite to you such beautiful episodes as had not come to your knowledge earlier.

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ(٤)

یہ وہ وقت تھا جب یوسف نے اپنے والد کو اس طرح مخاطب کیا: "اے میرے والد، میں نے گیارہ ستاروں، اور سورج اور چاند کو تصور میں خود کے سامنے عاجزی کے ساتھ جھکا ہوا پایا۔

There was a time when Joseph spoke to his father thus: "O my father, I have envisioned eleven stars and the Sun and the Moon all bowing in submission to me".

قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (٥)

اس پر ان کے والد نے انہیں تنبیہ کی کہ اے میرے بیٹے، اپنے تصورات کو اپنے بھائیوں کے سامنے بیان مت کرنا تا کہ وہ تمہارے خلاف کوئی چالیں نہ چلنے لگیں، کیونکہ سرکشی کے جذبات انسان کے کردار کے لیے ایک کھلے دشمن کی حیثیت رکھتے ہیں۔

His father admonished him not to expose his vision to his brethren as they might start playing tricks against him because the sentiments of arrogance can force the human being to resort to enmity.

وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا
عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (٦)

اور تیرا رب تجھے ایسے ہی عالی مقام و منصب کے لیے منتخب فرمائے گا اور تجھے واقعات و حوادث سے حتمی نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت عطا کرے گا اور اس طرح تجھ پر اور آلِ یعقوب پر اپنی عنایات کو مکمل فرمائے گا، بالکل اُس کی مانند جیسے اس نے اس سے قبل تیرے آباء ابراہیم اور اسحاق کو عطا کیا تھا۔ بیشک تیرا رب صاحبِ علم و دانش ہے۔

And he said: "your Lord would certainly endow you with such an exalted status and would bless you with the knowledge of interpreting events, and confer His favors on you and the house of Jacob, as He had done in the case of your ancestors Abraham and Isaac, before you. Indeed your Lord is all-knowing and all-wise".

(٧) لَّقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ

یوسف اور اس کے بھائیوں کے واقعات میں طالبانِ علم کے لیے نشانیاں موجود ہیں۔

Indeed, in the story of Joseph and his brothers there are lessons for the seekers of knowledge.

إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ(٨)

جب وہ وقت آیا کہ انہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ یوسف اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں، جب کہ ہم ایک بڑی اکثریت میں ہیں۔ بیشک ہمارا باپ ایک واضح بھول یا غلطی کا شکار ہے۔

And the time came when his half-brothers said "Joseph and his brother are dearer to our father although we are in a majority. As a matter of fact our father is surely in manifest error.

اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ(٩)

یوسف کو ذلیل و خوار کیا جائے یا اسے کسی دور دراز کی زمین کی طرف دھکیل دیا جائے تا کہ اس طرح وہ تمہارے باپ کی توجہات کو صرف تمہارے لیے ہی چھوڑ جائے اور بعد ازاں تم سب ایک راست باز جماعت مان لیے جاو۔

Let us Subdue or humiliate Joseph or abandon him in some distant land so that he leaves you to attract your father's liking and you become a righteous group subsequently.

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ (١٠)

ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر تم واقعی کوئی بہتر صورت نکالنا چاہتے ہو تو اسے خود ذلیل وخوار نہ کرو بلکہ اسے ایسی گمنامی کی گہرائیوں میں پھینک دو [غَيَابَتِ الْجُبِّ =گمنامی کی پستیاں /گہرائیاں] جہاں سے کوئی آوارہ گرد اسے لے جائے -

One of them said: Do not subdue or humiliate Joseph, but send him to a place of obscurity and oblivion from where some wanderers would carry him away, if you really want something done.

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ (١١)

اسی سکیم کے مطابق انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ یوسف کے معاملے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے جبکہ ہم تو اس کی خیر خواہی چاہنے والے ہیں۔

Accordingly, they planned and asked their father as to what has gone wrong that he no longer trusted them in respect of Joseph, while they were his well-wishers.

أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (١٢)

آپ اسے کل ہمارے ساتھ جانے دیں تا کہ وہ کھیلے اور محظوظ ہو اور ہم اس کی حفاظت میں مستعد رہیں۔

Please send him with us tomorrow, that he may enjoy himself and play, and we guard him.

قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ (١٣)

انہوں نے کہا کہ واقعی یہ امر میرے لیے باعث غم ہوتا ہے کہ تم اسے ساتھ لے جاو، کیونکہ مجھے خوف ہوتا ہے کہ وہ دغابازی کی بھینٹ نہ چڑھ جائے [أَكَلَهُ الذِّئْبُ] اور تم اس سے غافل رہو۔

He answered, indeed it makes me grieved to think that you take him with you and I fear that he may fall a victim to deceit and cunning, and you remain heedless of him.

قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُونَ (١٤)

انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر ہمارے گروپ کی موجودگی میں وہ کسی دھوکا بازی کا شکار ہو جائے تو اس سے مراد ہمارا اپنا نقصان اور تباہی ہو گا۔

They replied that if some deceit or mischief might afflict him while they were a strong group, it will tantamount to them being treacherous and doomed.

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (١٥)

پس جب وہ چلے گئے اور اس پر متفق ہو گئے کہ اُسے گمنامی کے گڑھے میں ڈال دیں گے تو ہم نے اسے اشارہ دے دیا کہ تم انہیں بعد ازاں ان کی یہ حرکت ضرور یاد دلاؤ گے جس کا انہیں ابھی احساس بھی نہیں ہے۔

And when they set off and agreed to make him a lost and forlorn person, We signaled him that you will tell them of this deed of theirs at a time which they cannot perceive now.

وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ (١٦) قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ (١٧)

بعد ازاں وہ رات کو اپنے والد کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہا کہ ہم دوڑیں لگانے میں مصروف تھے اور یوسف کو اپنے سامان کے ساتھ چھوڑا ہوا تھا کہ وہ کسی کی سفاکی کا شکار ہو گیا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ آپ ہمارا یقین نہیں کریں گے خواہ ہم کتنے ہی سچے ہوں۔

And at nightfall they came back to their father crying, O our father, we went off racing with one another and left Joseph behind with our baggage, and some wicked man took him away. And we know you will not believe us even though we speak the truth.

وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّـهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ(١٨)

اور اس طرح وہ جھوٹ کی رنگ آمیزی کی مدد سے [بِدَمٍ كَذِبٍ] یوسف کے باعزت مقام و مرتبے پر قابض ہو گئے [وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ]۔ ان کے باپ نے بس یہی کہا کہ تم لوگوں نے اپنی چالاکیوں سے اس معاملے کو غلط رنگ دے دیا ہے۔ اب میرے لیے صبر کا بہتر راستہ ہی بچا ہے اور میں اللہ سے تمہارے اس بیان کردہ سانحے پر مدد کا طلب گار ہوں۔

And they treaded upon, or grabbed his place of honor by painting their treacherous scheme with lies. Their father said to them: “But it is your own minds that have contrived this hoax in your favor. And for me the best way now is that of patience and I seek God’s help in the tragedy that you describe to me”.

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَـٰذَا غُلَامٌ ۚ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّـهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ (١٩)

اور پھر اس جگہ مسافروں کی ایک جماعت نے آکر پڑاو ڈالا جنہوں نے اپنے تفتیش کار کو ارد گرد کا جائزہ لینے بھیجا جو آخر کار اپنی تلاش میں یوسف کے قریب پہنچ گیا اور پھر پکارا کہ خوش خبری ہو یہاں تو ایک لڑکا موجود ہے۔ پھر انہوں نے اسے مالِ غنیمت کے طور پر چھپالیا۔ لیکن جو کچھ وہ کر رہے تھے اللہ اس سے باخبر تھا۔

And at the other end, a company of travelers came and they sent their surveyor around; so he eventually drew near to Joseph in his search, and exclaimed about the good tidings that there was a boy. Then they hid him as a thing to trade. But God was aware of what they were up to.

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ (٢٠)

پھر انہوں نے اسے تھوڑے سے درہموں کے بدلے میں آگے دے دیا کیونکہ وہ اس معاملے میں ڈرنے اور پرہیز کرنے والوں میں سے تھے۔

And they sold him as worthless for a few paltry dirham as they were from those who shunned or avoided this kind of dealing.

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّـهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (٢١)

اور بڑے شہر کے جس آدمی نے اسے خرید اتھا اس نے اپنے ماتحت لوگوں سے کہا کہ اس کی یہاں بود و باش عزت و تکریم کے ساتھ کرو شاید ایسا ہو کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا پھر ہم اسے بیٹا ہی بنالیں۔ اور اس طرح ہم نے یوسف کو زمین پر قیام و استحکام عطا کیا تا کہ ہم اسے معاملہ فہمی یعنی تدبر و تفکر کی صلاحیتیں عطا کریں۔ دراصل اللہ اپنے ارادوں کی تکمیل پر پوری دسترس رکھتا ہے لیکن عام انسانوں کی اکثریت اس بات کا علم نہیں رکھتی۔

And the man from Egypt who bought him said to his people: "Make his stay honorable as he may be of use to us or we may adopt him as a son". And thus We established Joseph on land so that We might impart unto him the understanding of inner meaning of happenings. In fact, God always prevails in whatever be His will; but most people know it not.

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ (٢٢)

پھر جب وہ اپنے شباب کو پہنچا تو ہم نے اسے اقتدار اور علم سے نواز دیا۔ کیونکہ ہم اسی کی مانند نیکوکاروں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

And when he reached manhood, we bestowed upon him authority and knowledge; for thus do we reward the doers of good.

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّـهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (٢٣)

پھر ایسا ہوا کہ وہ جس پارٹی کے مرکز کے ساتھ وابستہ تھا اس جماعت نے اسے اس کے راست بازی کے موقف سے ہٹانا چاہا اور اس کے لیے اختلاف کے ساتھ علیحدہ ہو جانے کا راستہ بھی بند کر دیا اور کہا کہ خود کو ہماری پارٹی کے منشور کے ساتھ وابستہ کر لو۔ یوسف نے کہا میں غلط اصولوں پر چلنے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ وہ میرا رب ہے اور میرے لیے بہترین پناہ گاہ ہے۔ وہ ظلم کی راہ پر چلنے والوں کو کبھی کامیابی عطا نہیں کرتا۔

Then it so happened that the Party with whose headquarters he was attached with (هُوَ فِي بَيْتِهَا)sought to make him convert (وَرَاوَدَتْهُ) from his righteous policies and blocked all the ways for him to part with them on account of his differences; and said: "Stick thou with our manifesto". But he answered: "May God guard me from following the way of wrong. He is my Lord and is my best refuge. He doesn't let the wrong doers succeed.

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ(٢٤)

یہ جماعت اسے اپنے ساتھ رکھنے کی بڑی خواہش مند تھی [وَلَقَدْ هَمَّتْ]۔وہ بھی ان کی جانب جانے کی خواہش کرتا اگر اس نے اپنے رب کی برھان نہ دیکھ لی ہوتی۔ پھر اسنے وہی سیدھا راستہ اختیار کیا جس پر چلتے ہوئے ہم اس کے کردار کو بدی اور بے اعتدالی سے بچا سکتے تھے۔ بیشک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔

The Party badly wanted to keep him with them(وَلَقَدْ هَمَّتْ) and he would have followed them too had he not seen the evidence of his Sustainer against it. So he adopted the same way where we would safeguard his character from evil and excesses. He indeed was one of our true servants.

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (٢٥)

دونوں پارٹیوں کے درمیان مذاکرات نے اختلاف اور علیحدگی کی جانب [الْبَابَ] سبقت کی کیونکہ جماعت بہت ہی غور وخوض کے بعد[مِن دُبُرٍ] اس کے راست بازی کے حامل موقف سے سخت اختلاف کر چکی تھی[وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ]۔ پھر فریقین نے اس تفریق / اختلاف کے موقع پر اپنے سربراہ سے رابطہ کیا[وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا]۔ جماعت نے کہا کہ ایسے انسان کی کیا سزا ہے جو تمہاری جماعت یا پارٹی کی پالیسیوں کے بارے میں منفی ارادے رکھے، سوائے اس کے اسے قید کر دیا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے۔

Discussion between both sides led (وَاسْتَبَقَا)to disparity and division (الْبَابَ) as the Party, after lots of deliberation, had decided against his righteous stance. At this impasse they met their leader. The Party asked the elder as to what should be the punishment of one who opposes the policies of your Party, except that he must be imprisoned and tortured.

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (٢٦)

جواب میں یوسف نے کہا کہ اس پارٹی نے مجھے میرے راست موقف / ارادے سے ہٹانے کی کوشش کی ہے۔ اس پر اس کے لوگوں میں سے ایک چشم دید گواہ نے کہا کہ اگر اس کی پالیسی یا موقف [قَمِيصُهُ]پہلے ہی سے سخت اختلاف پر مبنی تھا [قُدَّ مِن قُبُلٍ]تو پارٹی سچی ہے اور وہ جھوٹا۔

Joseph responded by saying that the Party tried to make me deviate from my righteous stance (هِيَ رَاوَدَتْنِي). Whereupon one of the witnesses suggested that if his stance was based on a serious opposition since the earlier time then the Party may be considered as right and he as wrong.

وَإِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ (٢٧)

لیکن اگر اس کا موقف سوچ بچار غور وخوض کے مابعد علیحدگی پر منتج ہوا ہے تو پارٹی جھوٹے اصولوں پر قائم ہے اور وہ سچائی پر ہے۔

But if his stance is found to have changed into separation after a detailed discussion and deliberation, then the Party stands upon false principles, and he is right.

فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ ۖ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ (٢٨)

پس جب اس کا موقف [قَمِيصَهُ] سنا گیا تو وہ سوچ بچار اور بحث مباحثے کے نتیجے میں بعد ازاں پیدا ہونے والے اختلاف پر مبنی پایا گیا۔ تو سربراہ نے پارٹی اہلکاروں کے خلاف فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ سب تمہاری خواہش پرستانہ دھوکے بازی [کید] کا نتیجہ ہے۔ بیشک تمہاری چالبازی بہت گہری ہے۔

Hence, when he listened to his standpoint (قَمِيصَهُ), it came to light that it was based on opposition which emerged after due deliberation and debating. So, the Party leader, deciding against the Party officials, said that it was all the result of their deceitful diplomacy. He said: "Indeed your diplomacy is very deep".

يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ (٢٩)

اے یوسف تم ان کی یہ زیادتی نظر انداز کرو۔ اور یہ پارٹی اپنی غلط کاری پر مغفرت طلب کرے۔ بیشک تم پارٹی والے خطاکاروں میں سے ہو۔

He consoled Joseph asking him to let this pass, and asked the Party to seek forgiveness for their sin, for they sure were greatly at fault.

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ ۖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (٣٠)

شہر کی چھوٹی پارٹیوں نے چے مے گوئیاں کرنی شروع کر دیں کہ صاحبِ اقتدار جماعت نے کوشش کی ہے کہ اپنے ابھرتے ہوئے لیڈر کو اس کی راست سوچ / ارادے / پالیسی سے منحرف کر کے اپنے ساتھ وابستہ رکھیں۔ پارٹی پر اس کی چاہ و طلب نے بہت گہرا اثر کیا ہوا ہے۔ ہمارے نزدیک تو وہ فاش غلطی کا ارتکاب کر رہی ہے۔

Now the smaller political groups of the city spread the word around on this episode saying: ‘‘The ruling party is trying to induce their young leader to give up his righteous stance. Their desire for him has overpowered them. Verily, we see that they are undoubtedly in a manifest error.(30)

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّـهِ مَا هَـٰذَا بَشَرًا إِنْ هَـٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (٣١)

جب صاحبِ اقتدار پارٹی کو ان کے مکارانہ پر اپیگنڈے کے بارے میں آگاہی ہوئی تو انہیں بلا بھیجا، اور ان کے لیے آرام دہ نشستیں تیار کیں اور ان میں سے ہر ایک کے لیے سکون و اطمینان کا ماحول پیدا کیا۔ پھر یوسف سے کہا کہ آؤ اور ان پر اپنی آئیڈیالوجی کا اظہار کر کے انہیں اپنے علم کے بارے میں آگاہی دو۔ پس جب وہ انہیں غور سے سن چکے تو ان کی عظمت و صلاحیت کے قائل ہو گئے [أَكْبَرْنَهُ]۔ اپنے منفی ہتھکنڈوں سے باز آ گئے [وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ] ، اور کہنے لگے اللہ کی پناہ،،، یہ تو ایک عام انسان نہیں بلکہ ایک نہایت محترم فرشتہ یا حکمران ہے۔

When the ruling party came to know of their propaganda they sent for them and make each one of them sit with peace and comfort and asked Joseph to appear to them. When they had attentively heard him they praised his greatness of character (أَكْبَرْنَهُ) and gave up their anti-propaganda (وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ); and they said ”God forgive us, this is not a common man. He is but a noble angel.(31)

قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ (٣٢)

"""" پھر حکمران پارٹی نے دوسری پارٹیوں سے کہا کہ دیکھ لیا یہ ہے وہ جس کے بارے میں تم سب ہماری جماعت پر الزام لگا رہے تھے۔ ہم تو اس جیسے عظیم انسان کو اپنی طرز / راستہ / روش کی جانب مائل کرنے میں حق پر تھے۔ ہم نے اس کی پوری کوشش کی لیکن اس نے خود کو اپنے موقف پر مضبوطی سے قائم رکھا [فَاسْتَعْصَمَ]۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرے گا جو اسے حکم دیا گیا ہے تو پھر وہ ضرور قید میں ڈال دیا جائیگا، جہاں وہ حقیر و ذلیل ہو جائے گا۔

Then the ruling party spoke to the smaller parties: "Have you seen him now, this is the one you have been blaming us for, whereas our target was to keep this great person attached with us. We tried our best in that direction; but he remained steadfast on his standpoint. Now if he doesn't act the way he is asked, he would certainly be imprisoned and face humiliation.(32)

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ (٣٣)

یہ سن کر اُس [یوسف] نے کہا اے میرے رب، قید میرے لیے اس سے زیادہ محبوب ہے جس غلط راہ کی جانب یہ لوگ مجھے بلاتے ہیں [يَدْعُونَنِي] ۔ اور اگر تُو ان کی یہ چالیں ناکام نہیں کرے گا تو میں ان کی طرف جھک جاونگا اور بے علم جاہلوں میں جا شامل ہوں گا۔

Hearing this, Joseph said: "O my Lord, the prison is more desirable for me than what they invite me to. If you would not fail them in their efforts, I fear of surrendering to them and be one of the ignorant ones.(33)

*** {نہایت اہم نکتہ: یہاں "يدعوننی" کے جمع مذکر کے صیغے پر غور کریں کیونکہ یہاں سے یہ عمومی غلط فہمی دور ہو جائے گی کہ یہ مکالمہ عورتوں کے درمیان ہو رہا ہے۔ يدعون۔۔۔ جمع مذکر مضارع کا صیغہ ہے۔ اس لیے یہ بات واضح ہے کہ یہاں حضرت یوسف کسی بھی عورت یا عورتوں کی دعوت کا ذکر نہیں کر رہے، بلکہ مردوں کی طرف سے انہیں حکمران پارٹی کی مروجہ روش میں شریک ہونے پر مجبور کیا جا رہا ہے] ۔

(A very important point to note here: Please pay attention to the masculine, plural form of the word "Yad'oona-ni", as it will remove the general misconception that this dialogue was being held with "women". Yad'oona here makes it clear that Joseph is not talking here about the temptation of a woman or a group of women)

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ(٣٤) ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ(٣٥)

پس اللہ نے انہیں ان برائیوں سے محفوظ کر دیا جن کی وہ جماعت تدبیریں کر رہی تھی، بیشک وہ سب کچھ سننے اور علم رکھنے والا ہے۔ پھر یہ سب نشانیاں دیکھ لینے کے بعد حکمران پارٹی کو یہ سوجھی کہ یوسف کو فی الحال قید میں ڈال دینا ہی بہتر ہو گا۔

So, God saved him from the evil ways the Party was proposing for him to follow for He keeps ever vigilant and is all-knowing.(34) And in view of all the signs that

came up the ruling party officials decided to put him into prison for the time being.(35)

کچھ اہم کلیدی الفاظ کا مستند ترجمہ ذیل میں پیش کر دیا گیا ہے تا کہ فوری تحقیق کرنا آسان ہو جائے۔

Authentic meanings of some key words :-

مثویٰ **Tha-Waw-Ya** = to abide in a place, halt, settle in a place, detain anyone (in a place), lodge. mathwa - dwelling, abode, lodging, resort, resting place, stay. thaawin (for thaawiyun) - dweller.

د ل و **Dal-Lam-Waw** (Dal-Lam-Alif) = To let down (e.g. a bucket into a well), to lower, a bucket, offer a bribe, convey.

Dallaa (prf. 3rd. m. sing.): Caused to fall.
Adlaa (prf. 3rd. p.m. sing. IV.): Let down.
Dalwun (n.): Bucket.
Tadalla (prf. 3rd. p.m. sing. V.): He descended, came down, drew near, let himself down.
Tudluu (imp. 3rd. p.m. plu. IV.): You convey, gain access.

ز ہ د **Zay-ha-Dal** = he abstained from it (meaning from something that would gratify the passions or senses), relinquished it, forsook it, shunned it or avoided it, did not desire it,he computed or determined its quantity/measure/size/bulk/proportion/amount/sum/number or computed by conjecture its quantity/amount, become undesired due to littleness/worth, he reckoned it little, to despise, a small quantity, a narrow valley that receives little water.

ق د د **Qaf-Dal-Dal** = to rend, cut, tear, pull sharply apart. qaddat - she rent. qidad - parties of men at variance among themselves, companies of diverse and different (way).

ش غ ف **Shiin-Gh-Fa** = to affect deeply, affect in the heart's core, inspire (with violent love). shaghfun - bottom of the heart, pericardium. shaghaf - passionate love.

ح ب ب **Ha-Ba-Ba** = To be loved/beloved, affected/liked/approved, be an object of love, lovely/pleasing/charming, take pleasure in a thing, stand still or stop, be fatigued or tired, form a thing into something else, fill or statiate

a thing (with water or drink), become clotted/form a clot, form or break out with pimples/bubbles/small pustules. To love, like, wish.

Habbun = Grain; Corn; Seed.